* 0019655308601 *

Cambridge Assessment International Education

Cambridge IGCSE™

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2024**

2 hours

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS

- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION

- The total mark for this paper is 60.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **16** pages. Any blank pages are indicated.

NL 325743/1
© UCLES 2024

[Turn over

مشق نمبر: 1

درج ذیل عبارت پڑھیں اور صفحے کے دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیں۔

ویسے تو میں کئی ممالک کی ائیر لائنز میں سفر کر چکا ہوں لیکن گلوبل ایئر ویز کی سروس کو میں نے سب سے بہترین پایا ہے۔ البتہ پانچ سال پہلے جب میں نے ان کے ساتھ پہلی مرتبہ سفر کیا تو ان کی کارکردگی کچھ زیادہ قابل تعریف نہیں تھی۔ ہوا کچھ یوں کہ ہم نے اپنے پانچ اور آٹھ سالہ بیٹوں کے ساتھ اس ایئر لائن پر مالدیپ سفر کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب ہم گھر سے ائیرپورٹ پہنچے تو ہمیں اطلاع ملی کہ ہماری پرواز تکنیکی خرابی کی وجہ سے ابھی دوحہ سے روانہ ہوئی ہے، جس کا مطلب یہ تھا کہ دو چھوٹے بچوں کے ساتھ ہوائی اڈے پر سات گھنٹے کی تاخیر اور ایک لمبا انتظار۔ ہمیں کھانے کے لیے واؤچر تو مل گیا لیکن ہم نے اپنی چھٹی کا ایک دن کھو دیا۔ ہم نے ائیر لائن کی ویب سائٹ کے ذریعے کچھ دیگر پروازوں میں سیٹیں بک کرنے کی کوشش کی، لیکن ہمیں بہت زیادہ اضافی رقم دینا پڑ رہی تھی۔ انتہائی مہنگی ٹکٹوں کی وجہ سے ہم کسی دوسری پرواز پر بکنگ نہ کروا سکے۔ یہ طویل انتظار تو کسی نہ کسی طرح ختم ہوا لیکن بدقسمتی سے ہم سوٹ کیس کے بغیر ہی مالدیپ پہنچے اور ہمیں اپنا سامان دو دن بعد ملا۔

کمال اتفاق دیکھیے کہ آج پانچ سال کے بعد مجبوراً پھر اس ائیر لائن سے سفر کرنا پڑا۔ لیکن اس مرتبہ ائیرلائن کی سروس بہت اچھی تھی۔ میں دفتر کے ایک ضروری کام کے سلسلے میں امریکہ جا رہا تھا جہاں لگے ہاتھوں اپنے دوست کی شادی میں شرکت کرنے کا موقع بھی مل رہا تھا جس کے لیے میں بہت خوش تھا۔ اس مرتبہ خوشگوار تبدیلی یہ دیکھی کہ مقررہ حد سے زیادہ سامان کے باوجود مجھ سے اضافی رقم کا مطالبہ بھی نہ کیا گیا۔ اور تو اور جہاز میں بیٹھتے ہی ایک اور حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ ہماری فضائی میزبان نے مجھے فرسٹ کلاس میں بیٹھنے کی دعوت دی جو میں نے بخوشی قبول کر لی۔ میں پہلے ہی کافی تھکا ہوا تھا اور پچھلی رات کو سفر کی تیاری کی وجہ سے نیند بھی پوری نہ کر سکا تھا، اور اب باوجود لمبے سفر کے لیٹ کر آرام سے سفر طے کیا اور نیند بھی پوری کی۔ جب میں امریکہ پہنچا تو خوب ہشاش بشاش تھا۔ گلوبل ائیر لائن کے ساتھ اس بار کے سفر نے میری گزشتہ شکایت دور کر کے ان کے بارے میں میری رائے بھی بدل دی۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

سوال نمبر 1–6

1 مصنف نے گلوبل ائیر ویز کے ساتھ پہلی مرتبہ کب سفر کیا؟

[1] ....

2 مالدیپ جانے والی پرواز میں تاخیر کی وجہ کیا تھی؟

[1] ....

3 پرواز میں تاخیر کی وجہ سے مصنف کو کن دو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

....

[2] ....

4 مصنف کے امریکہ کے سفر کی بنیادی وجہ کیا تھی؟

[1] ....

5 گلوبل ائیر ویز میں دوبارہ سفر کے دوران مصنف کے ساتھ کون سے دو حیران کن واقعات پیش آئے؟

....

[2] ....

6 طویل ہوائی سفر کے باوجود امریکہ پہنچ کر مصنف نے کیوں تھکان محسوس نہ کی؟

[1] ....

[کل: 8]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

مشق نمبر: 2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

A ایک وقت تھا جب دن بھر کی تمام خبروں کے لیے رات نو بجے ٹی وی کا خبر نامہ سننے کا رواج تھا اور ان خبروں کی تفصیلات اگلے دن صبح کے اخبار میں شائع ہوتی تھیں جنھیں ہر کوئی اپنی مصروفیت کے مطابق دن کے مختلف حصوں میں پڑھ لیا کرتا تھا۔ خبروں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے کسی بھی نئ خبر کا تعارف ہمیشہ سرخی یا پہلے پیراگراف میں اس طرح کیا جاتا کہ پڑھنے والے کو فوری طور پر اپنی طرف متوجہ کیا جائے اور وہ آگے کے پیراگراف پڑھنے پر مجبور ہو جائے۔ اس اصول کے تحت ان چھ بنیادی سوالوں یعنی کیا، کیوں، کیسے، کب، کون اور کہاں کو خبر کے پہلے حصے میں شامل کیا جاتا تھا جس سے پہلے پیراگراف میں ہی قاری کے سامنے پوری خبر آ جاتی تھی۔ خبر کے باقی حصوں میں نسبتاً کم اہم معلومات شامل کی جاتی تھیں تا کہ جگہ کی کمی کے باعث انہیں کاٹا جا سکے۔

B خبر نگاری کے جدید طریقے میں سرخی کا استعمال تو ترک نہیں کیا گیا البتہ پہلے اور آخری پیراگراف پر زیادہ توجہ دینے کے علاوہ پوری خبر میں انسانی مفاد کا پہلو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خبر کی مکمل تفصیلات میں جہاں تمام پیراگراف کا آپس میں ربط ہونا لازمی ہے وہاں آخری پیراگراف میں خبر سے متعلق ایسا نتیجہ حاصل کرنا بھی ضروری ہے جس سے پڑھنے والوں کو مثبت پیغام ملے۔ خبر نگاری کے اس طریقہ کار میں اگر خبر کو چھوٹا کرنے کی ضرورت پڑے تو اس میں پہلے اور آخری پیرا گراف کے علاوہ خبر کے دیگر حصوں کو کاٹا جا سکتا ہے لیکن خبر کے آغاز اور آخری حصے کو جوں کا توں رکھنا نہایت ضروری سمجھا جاتاہے۔ اسی طرح اگر اخبار میں جگہ کی گنجائش موجود ہو تو خبر کو لمبا کرنے کے لیے آخری پیراگراف میں خبر سے متعلق پیغام کے حوالے سے مستقبل میں ہونے والے واقعات کی پیشین گوئی بھی کی جاسکتی ہے۔

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

C ٹیکنالوجی کی بدولت تازہ ترین خبریں اور ان سے جڑی تمام چھوٹی بڑی تفصیلات بہت تیزی سے اخبارات کو مسلسل موصول ہوتی رہتی ہیں جس کے نتیجے میں خبر کی سرخی تحریر کرنا بھی ایک بہت بڑا فن بن چکا ہے۔ چونکہ پوری اور مکمل خبر کسی بھی اخبار کو ایک دم موصول نہیں ہوتی بلکہ مختصر معلومات کی صورت میں وقفے وقفے سے خبر کی تفصیلات آتی رہتی ہیں اس لیے ایسی سرخی کا انتخاب کیا جاتا ہے جو مختصر لیکن جامع ہو۔ اس کے علاوہ اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ خبر سے متعلق مزید معلومات ملنے پر بھی خبر کے لیے منتخب کی جانے والی سرخی موزوں رہے اور اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہ پڑے۔ اگر خبر اس وقت موصول ہو جب اخبار چھپنے کے لیے تیار ہو تو ایسے میں خبر لکھنے کے پرانے طریقے کو ترجیح دی جاتی ہے جہاں چھ بنیادی سوالوں کی روشنی میں تمام ضروری تفصیلات ابتدائی پیراگراف میں ہی لکھ دی جاتی ہیں۔

D موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ میں نمایاں ترقی اور انقلاب کی بدولت خبر نگاری ایک نئی شکل اختیار کر چکی ہے اور اب باقاعدہ ایک صنعت کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ بہت سے صحافیوں کے لیے اب یہ کاروبار بن گیا ہے کہ وہ ہر ایک خبر کو اپنے انداز میں اپنے سننے والوں تک بر وقت اور دلچسپ انداز میں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ وہی خبر متعدد ٹی وی چینلز پر نشر کی جاتی ہے اور تمام اخبارات میں بھی شائع ہوتی ہے لہٰذا ہر کسی کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنی خبر اور اپنے ذرائع کو سچا ثابت کرے۔ خبروں کی اس دوڑ میں اب یہ بات اور بھی زیادہ ضروری ہو گئی ہے کہ غیر جانب داری اور انصاف پسندی کو مد نظر رکھا جائے اور جہاں تک ممکن ہو خبروں میں حقائق بیان کیے جائیں جو یقیناً ایک مشکل کام ہے۔

سوال نمبر 7–15

نیچے دیے گئے جملوں (7تا15) کو غور سے پڑھیں۔اُس پیرا گراف (A–D) پر نشان لگائیں جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔
کس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

مثال: کبھی وہ وقت بھی تھا جب لوگ تازہ خبریں سننے کے لیے رات نو بجے کا انتظار کرتے تھے۔

A ☑ B ☐ C ☐ D ☐

7 خبریں لکھنے کے جدید طریقے میں بھی سرخی کا استعمال جاری رکھا گیا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

8 نئی خبر کو سرخیوں کی صورت میں پیش کر کے اسے دلچسپ بنایا جاتا تھا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

9 اب تو خبر نگاری باقاعدہ ایک صنعت کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

10 ٹیکنالوجی کے استعمال نے خبر کی سرخی لکھنے کو بھی ایک فن بنا دیا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

11 خبریں لکھنے کے نئے طریقے میں پڑھنے والوں کے لیے مثبت پیغام بھی شامل کیا گیا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

12 خبروں کی دوڑ میں ہر کوئی اپنی خبر اور ذرائع کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

13 اخبار میں جگہ ہو تو مستقبل کی پیشین گوئی سے خبروں کو لمبا بھی کیا جا سکتا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

14 ہمیشہ چھ بنیادی سوالوں کی مدد سے پوری خبر بنائی جاتی تھی۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

15 اخبار کی چھپائی کے وقت خبر ملنے پر خبر لکھنے کے پرانے طریقہ کار پر عمل کیا جاتا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

[کل: 9]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

مشق نمبر: 3

زراعت کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

زراعت کسی بھی ملک کے لیے نہایت اہم ہے کیونکہ یہ انسانی خوراک کی فراہمی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پچھلے پچاس سالوں میں ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے زراعت کے میدان میں بے پناہ ترقی ہوئی ہے۔ زرعی سائنس میں ترقی، زرعی کیمیکل جن میں کیڑے مار ادویات اور کھاد شامل ہیں، اور زراعت کے لیے جدید مشینوں کے استعمال نے جہاں پیداوار میں اضافہ کیا ہے وہاں وسیع پیمانے پر ماحولیاتی نقصان اور انسانی صحت پر منفی اثر ڈالا ہے۔

آج کل چند ممالک میں کاشتکار اپنی زمینوں میں تیزاب ڈالنے لگے ہیں۔ زمینوں میں ڈالا جانے والا یہ تیزاب عام طور پر بیٹری والا تیزاب یعنی سلفیورک ایسڈ یا پھر فاسفورک ایسڈ ہوتا ہے۔ کاشتکاروں کے نزدیک ایسا کرنے سے ایک تو زمین نرم ہو جاتی ہے اور دوسرے یہ کہ اس کی زرخیزی بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ زرعی ماہرین زمینوں میں تیزاب استعمال کرنے کے سخت خلاف ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ زمین میں بار بار تیزاب ڈال کر اسے برباد نہ کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تیزاب ڈالنے سے کسان کو وقتی فائدہ ضرور ہوتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دو تین سال مسلسل تیزاب ڈالنے سے زمین اپنی پیداواری صلاحیت کھو بیٹھتی ہے۔

پاکستان میں زیادہ تر زمینیں غیر تیزابی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہاں کی زمینیں اکثر کھادوں کے لیے مقناطیس کا کام کرتی ہیں۔ جیسے ہی کھاد زمین میں ڈالی جاتی ہے، زمین کھاد کے ذرات کو مقناطیس کی طرح اپنے ساتھ چپکا لیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں پودا کھاد حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ تیزاب ڈالنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ تیزاب ان کھاد کے ذرات کو مٹی سے الگ کر دیتا ہے جنہیں پودا آسانی سے جذب کر لیتا ہے۔ کھاد جذب کرنے کی وجہ سے پودا خوب پھلتا پھولتا ہے جو واقعی کسان کے لیے تو خوشی کی بات ہے لیکن تیزاب کے استعمال کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ تیزاب ڈالنے کا پہلا نقصان یہ ہے کہ زمین میں زرخیزی پیدا کرنے والے نازک جرثومے تیزاب میں جل کر مر جاتے ہیں جن میں ایسے جرثومے بھی شامل ہیں جو زمین سے کھاد کے حصول کے لیے پودوں کی مدد کرتے ہیں۔ تیزاب کے استعمال کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ زمین میں موجود نامیاتی مادوں کو جلا کر ختم کر دیتا ہے جو ان جرثوموں کا

© UCLES 2024

گھر ہیں۔ یہ نامیاتی مادے جو زمین کو نرم رکھنے میں بھی مدد دیتے ہیں، ان کے خاتمے کی وجہ سے زمین بہت سے فائدوں سے محروم ہو جاتی ہے۔ ان جرثوموں کے مرنے اور ان کے گھر ختم ہو جانے سے زمین کی قدرتی زرخیزی دن بدن کم ہونے لگتی ہے اور دو تین سال کے اندر اندر زمین کی پیداواری صلاحیت خطرناک حد تک کم ہو جاتی ہے۔

سائنس دان کئی سالوں سے اس کوشش میں تھے کہ کوئی ایسی چیز تیار کر لی جائے جو زمین کو تیزاب والے تمام فائدے تو دے مگر وہ کسی بھی طرح زمین کے لیے نقصان کا باعث نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے مخصوص قسم کے بیکٹیریا کو استعمال کر کے ایک قدرتی زرعی مادہ تیار کر لیا ہے۔ بیکٹیریا سے حاصل ہونے والے تیزاب کو ایک خاص طرح سے تیار کئے گئے نامیاتی مادے کے اندر کھاد کی شکل میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ جب کسان قدرتی زرعی مادے سے تیار کی گئی یہ کھاد اپنے کھیتوں میں ڈالتا ہے تو اس سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ بنجر زمینوں میں جان ڈال کر اسے کاشتکاری کے قابل بنا دیتا ہے۔ دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ کھاد کو پودے کی جڑوں میں جذب ہونے میں مدد دیتا ہے جس کی وجہ سے کم کھاد کے استعمال سے زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ اس کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ زمین میں زرخیزی پیدا کرنے والے جرثومے بھی خوب پھلتے پھولتے ہیں۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ زمین میں نامیاتی مادے کے اضافے سے زمین میں نمی موجود رہتی ہے جس کی وجہ سے پانی کی بچت ہوتی ہے۔ کاشتکاروں کو چاہیے کہ وہ اس جدید سائنسی تحقیق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی زمین کو زرخیز بنائیں اور کیمیائی کھاد کے دیگر نقصانات سے بھی بچیں۔

سوال نمبر 16–19

زراعت کے موضوع پر دیے گئے مضمون کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کریں۔

16 زراعت کی اہمیت:

• ....

• .... [2]

17 کاشتکاری کے لیے زمین میں تیزاب ڈالنے کی وجوہات:

• ....

• .... [2]

18 غیر تیزابی زمین میں کاشتکاری کی مشکلات:

• ....

• .... [2]

19 قدرتی زرعی مادے کے استعمال کے فائدے:

• ....

• ....

• .... [3]

[کل: 9]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

مشق نمبر: 4

مشق نمبرتین میں زراعت سے متعلق کچھ معلومات دی گئی ہیں۔

20 اب آپ کاشتکاری کے لیے زمین میں تیزاب ڈالنے کے نقصانات اور قدرتی زرعی مادے کے استعمال کے فوائد پر ایک خلاصہ لکھیں۔ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے اپنے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہو۔

جہاں تک ممکن ہو خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

خلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرز تحریر اور صحیح زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کل: 10]

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

مشق نمبر: 5

21 آپ نے اپنے اسکول کے ڈرامہ کلب میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اپنے دوست / اپنی سہیلی کو اس بارے میں ایک ای میل لکھیں۔

اپنی ای میل میں مندرجہ ذیل نکات ضرور شامل کریں۔

- ڈرامے میں آپ کا کردار
- ڈرامے کے لیے آپ کی تیاری
- دوست / سہیلی کو ڈرامہ دیکھنے کی حوصلہ افزائی کریں

آپ کی ای میل تقریباً 120 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔
ای میل کے مواد کے لیے 3 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے 5 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

© UCLES 2024

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کل: 8]

© UCLES 2024

مشق نمبر: 6

22 "آج کے دور میں چڑیا گھر غیر ضروری ہیں، انھیں بند کر دینا چاہیے"

آپ اوپر دی گئی رائے سے کس حد تک متّفق ہیں؟

اس بارے میں اسکول کے میگزین کے لیے ایک مضمون کی صورت میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

آپ کا مضمون تقریباً 200 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

شہروں میں چڑیا گھر ہر قسم کے جانوروں کے محفوظ مستقبل کی ضمانت ہیں۔

چڑیا گھر جانے کے بجائے ٹی وی پر دنیا بھر کے جانوروں کو دیکھا جا سکتا ہے۔

اوپر دیے گئے مکالمے سے آپ کچھ نکات بنانے میں مدد لے سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ نکات اپنی طرف سے بھی شامل کریں۔

مضمون کے مواد کے لیے 8 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے لیے 8 نمبر دیے جائیں گے۔

© UCLES 2024

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN

[کل: 16]

© UCLES 2024

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge Assessment. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is a department of the University of Cambridge.

DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN
DO NOT WRITE IN THIS MARGIN